THE ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان ٭

نمبر ۵۹ | مورخہ ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء | یوم دوشنبہ | مطابق جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔

جماعت مبلغین جناب حافظ روشن علی صاحب کی زیر تربیت ماشاء اللہ نمایاں ترقی کر رہی ہے۔

۲۶ر جنوری کو جناب چودہری فتح محمد صاحب ایم اے ناظر اشاعت نے سلسلہ کے اخبارات کے ایڈیٹروں کی ایک کانفرنس طلب کی۔ جس میں اشاعت سلسلہ کے وسائل اور اخبارات کی ترقی و بہبودی کا مسئلہ زیر بحث تھا امید ہے۔ عنقریب اسکے متعلق کوئی کارروائی عمل میں لائی جائیگی ٭

اہلحدیث کا قدم بقدم پیچھے ہٹنا

میں نے ۱۹ر جنوری کے الفضل میں وضاحت سے دکھایا تھا۔ کہ اہلحدیث اپنے قول سے پھرنا چاہتا ہے۔ دعویٰ تو یہ تھا۔ کہ سیدنا مسیح موعود حضرت مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) من کذب علی متعمدا کے مصداق اور جھوٹی حدیثیں وضع کرنے والے ہیں۔ چنانچہ روایت یخرج فی اخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین کو بگاڑ کر رجال بنا دیا۔ اور اسی بناء پر یہ چیلنج ان الفاظ میں لکھا تھا کہ:۔

"اگر تم مرزا صاحب قادیانی کی روایت مندرجہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۰ کسی کتاب سے دکھا دو۔ تو لدھیانہ کا تین سو روپیہ تم سے لیا ہوا واپس کرنے کا وعدہ لکھا لو"۔

مگر اب جو حقیقت معلوم ہوئی۔ تو جیسا کہ میں نے پہلے لکھ دیا تھا۔ لگے نئی نئی شرطیں بڑھانے۔ چنانچہ اب پہلے مراسلے میں لکھا۔ کہ کتاب مخرج کے الفاظ میں ہو۔ تو سند سے صحیح ہوگی۔ لیکن جب میں نے اس کو کھول کر رکھ دیا۔ تو اب صاف صاف الفاظ میں لکھے کہ میں اپنے چیلنج کے الفاظ بدل دیتا ہوں۔ ملاحظہ مندرجہ ذیل مراسلہ جو برائے اشاعت الفضل وصول ہے۔ اور جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس شکوہ کے ساتھ کہ آپ ہمارا جواب اہل حدیث میں درج نہیں کرتے اور اپنے ناظرین کو اصل کیفیت سے اندھیرے میں رکھنا چاہتے ہیں۔

بہرحال وہ مراسلہ یہ ہے:۔

"چیلنج پر چیلنج"

جناب ایڈیٹر صاحب الفضل

میرا مضمون الفضل مورخہ ۱۹ جنوری میں درج کیا۔ مشکور ہوں۔ میں دل سے چاہتا ہوں کہ یہ نزاع فیصل ہو جائے۔ قاضی اکمل صاحب نے مجھ پر الزام لگایا ہے کہ میں نے بعد چیلنج شرط بڑھائی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ میں نے کونسی شرط بڑھائی ہے۔ میں نے تو اہل علم کا طریق عمل لکھا ہے۔ جس کی مثال بھی الفضل ۱۲ جنوری سے بتائی تھی۔ جو نہ بھی لکھتا تو بھی قابل لحاظ ہوتا۔

اچھا میں اپنے الفاظ بدل دیتا ہوں:۔

"حدیث مندرجہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۷ یخرج دجال یختلون الخ کسی کتاب حدیث سے دکھادیں۔ تو تین سو روپیہ لے لیں۔ درصورتیکہ چھاپے کی غلطی نہ ہو۔ چھاپے کی غلطی کا ثبوت میرے ذمہ ہوگا۔"

غالباً اس پابندی کو تو کوئی شخص بھی شرط مزید نہ کہیگا کہ آخر دنیا میں دانا اور صاحبان انصاف بھی تو ہیں۔ ہاں میں اس پابندی کو بھی غلط نہیں سمجھتا۔ اگر مرزائی صاحبان ثابت کر دیں۔ کہ ہم جو حدیث پیش کرینگے۔ وہ ضرور چھاپے کی غلطی سے غلط ہی چھپی ہوگی۔ ایسا وہ لکھ دینگے۔ تو میں بھی قائل ہو جاؤنگا روپیہ جس معتبر کے پاس آپ کہیں گے۔ جمع کرا دیا جائیگا۔ آپ نے پہلے صرف یہ لکھا تھا کہ روپیہ جمع کرادو اور اس مطلق حکم کے مطابق جمع کرا دیا۔ اب آپ نئی نئی شرطیں بڑھاتے ہیں۔ رہیں آپ کی سب شرطیں منظور رہیں۔ مہربانی کرکے تحصیل انعام کے لئے جلدی امرتسر پہونچیں۔ جیسے میں لودہانہ پہونچ گیا تھا۔

خادم ابو الوفا ثناء اللہ (ایڈیٹر اہلحدیث) امرتسر

دیکھا؟ معزز ناظرین۔ اصل چیلنج اور دعوے میں کس قدر تبدیلی کر دی ہے۔ دعویٰ تو یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب من کذب علیّ متعمداً کے مصداق ہیں۔ جھوٹی حدیثیں وضع کرتے ہیں۔ چنانچہ رجال کو بگاڑ کر دجال بنا دیا۔ اگر کسی کتاب سے رجال کی بجائے دجال دکھا دو۔ تو تین سو روپیہ لو۔ اور اب بحث یہ چھیڑ دی ہے۔ کہ "کسی کتاب حدیث سے نہیں۔ بلکہ "کتاب حدیث سے دکھادیں" اور اسمیں بھی چھاپے کی صحت عدم صحت پر بحث ہوگی۔ بھلا کوئی مولوی صاحب سے پوچھے۔ کہ ان باتوں کا آپکے اصل چیلنج اور دعویٰ سے کیا تعلق؟ آپنے تو بڑے زور سے لکھا تھا۔ اگر تم مرزا صاحب قادیانی کی روایت مندرجہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۷ کسی کتاب سے دکھا دو تو تین سو روپیہ لو۔ اب یہ نئی نئی شرطیں کیسی؟ آپ تو حضرت مرزا صاحب کو واضع حدیث اور جان بوجھ کر نسبت کذب علی الرسول کرنیوالا کہہ رہے تھے۔ بالفرض چھاپے کی غلطی سے کیا کوئی شخص واضع حدیث یا من کذب علیّ متعمداً ثابت ہو جایا کرتا ہے؟

سنئے صاحب! کان کھولکر سنئے۔ آپنے ہمارے سید و مولیٰ پر الزام دیا ہے۔ کہ وہ من کذب علیّ متعمداً کے مصداق ہیں۔ واضع حدیث ہیں۔ رجال کو بگاڑ کر دجال بنا دیا۔ چنانچہ آپنے ۲۰ جنوری کے اہلحدیث میں بھی لکھا ہے:۔

"رجال رار کے ساتھ ہے جسکو مرزا صاحب نے اپنی فاسد غرض کی وجہ سے دجال دال سے لکھا ہے۔ محدثین کا زمانہ ہوتا تو ان کو واضعان حدیث راویوں میں لکھتے × × × × مرزا صاحب بحیثیت روحانیت کے ایسے گئے گذرے تھے۔ کہ فن تصنیف میں بھی غلط بیانی سے نہ رکتے تھے۔ × × × ہمارے نزدیک ایسا مسیح اور ایسا مہدی اور ایسا کرشن اور ایسا مصلح اعظم جو حوالجات تصنیف میں بھی جھوٹ سے پرہیز نہ کرے الخ" (۲۰ جنوری)

بس یہ الزام آپنے ثابت کرنا ہے۔ اور ہمارے ذمہ یہ ہے کہ ہم کسی کتاب حدیث میں سے یہ روایت بایں الفاظ دکھا دیں کہ

دجال یختلون الدنیا بالدین

آپ مہربانی فرماکر زیادہ باتیں نہ بنایئے اور ادھر ادھر نہ ٹالیے روپیہ ان تین صاحبان میں سے (جن کے نام ۲۰ جنوری کے الفضل میں دیئے جا چکے ہیں) جمع کرا دیجئے۔ اور ان کو لکھ دیں کہ جب ہم (احمدی) کتاب حدیث میں دجال یختلون دال کے ساتھ دکھا دیں۔ تو روپیہ ہمارے حوالے کر دیں اور بس۔ غیر متعلق باتوں سے کیا فائدہ؟ آپنے لکھا ہے کہ آپ جلد کیوں نہیں پہنچتے۔ آپ پہلے روپیہ جمع کرائیں اور اصل پر آئیں۔ پھر ہم بھی پہنچ جائینگے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین۔

(اکمل۔ قادیان)

تحفہ شاہزادہ ویلز

جن احباب نے علیحدہ علیحدہ اپنا چندہ بھیج دیا ہے۔ ان کو چاہیئے کہ اکٹھا کر کے بوقت سکرٹری صاحبان انجمنہائے متعلقہ ارسال فرمایا کریں تا بھیجنے میں زیادہ خرچ نہ ہو۔ دوبارہ یاد دہانی سے یہ خیال نہ فرمائیں کہ آپ کا پہلا چندہ نہیں پہنچا۔ بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ باقی لوگوں سے بھی چندہ فراہم کیا جائے۔ اور کسی کو باقی نہ رہنے دیا جائے اسمیں ابھی بہت کمی ہے۔ دوست بہت جلد توجہ کریں۔ والسلام

عبد المغنی ناظر بیت المال قادیان

ٹیری ٹوریل فوج کے متعلق ناظر امور عامہ کا اعلان

پیشتر ازیں علیحدہ علیحدہ سکرٹری صاحبان کی خدمت میں بذریعہ تحریر عرض کی گئی تھی۔ پھر موقعہ سالانہ جلسہ بھی بہت کوشش کی گئی۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ سکرٹری صاحبان اور جماعت نے پورے طور پر توجہ نہیں کی۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا اس کے متعلق خاص ارشاد تھا۔ اب پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۲۲ء کو یہاں قادیان میں ۲۵ پنجابیز ٹیریٹوریل کے لئے بھرتی ہوگی۔ جس کیلئے ۱۸ فروری کو قادیان پہنچنا چاہیئے۔ اور پچاس نوجوان اور بھرتی کئے جائینگے لہذا تاکید اً لکھا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل اضلاع کے جو احباب اسمیں شامل ہونا چاہیں وہ تاریخ مقررہ سے دو دن پہلے یہاں پہنچ جائیں۔ تمام اضلاع مابین دریائے جمنا اور دریائے راوی کے سکرٹری صاحبان ضرور کوشش کر کے ایسے نوجوانوں کو یہاں بھیجدیں۔ تاکید ہے اس رقبہ میں انبالہ۔ لدھیانہ۔ جالندھر۔ ہوشیارپور۔ گورداسپور۔ امرتسر۔ لاہور۔ ریاستہائے پٹیالہ۔ جنید۔ نابھ۔ مالیر کوٹلہ۔ رہتک۔ گوڑگاؤں۔ فیروزپور۔ منٹگمری شامل ہیں۔

اس علاقہ کے علاوہ دریائے راوی کے پار جس قدر اضلاع ہیں وہ جہلم میں بھرتی ہونگے۔ ۱۵ فروری تک جہلم پہنچنا ہوگا۔ اس مقصد کیلئے تمام سکرٹری صاحبان ان اضلاع کے کوشش بلیغ کر کے نوجوانوں کے نام چوہدری شکر اللہ خان صاحب پسر چوہدری نصر اللہ خان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۳۰ - جنوری ۱۹۲۲ء

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم
خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

ہدایات

یہ وہ ہدایات ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے نائجیریا، جانیوالے دوسرے احمدی مبلغ شیخ فضل الرحمٰن صاحب کو ۲۳ جنوری بعد از نماز صبح مسجد مبارک میں اسوقت لکھ کر دیں - (ایڈیٹر)

عزیز من! اللہ تعالیٰ آپکا حافظ ہو۔ ناصر ہو۔ مددگار ہو۔ ہادی ہو۔ رہنما ہو۔ اس کے فضل کا سایہ آپ پر رہے اور اسکی آنکھوں کے سامنے ترقی کرو۔ یاد رکھو۔ خدا ایک ہے۔ اپنی ذات کے لحاظ سے۔ اپنی صفات کے لحاظ سے۔ اپنے کاموں کے لحاظ سے اس کا کوئی شریک نہیں۔ سب کچھ جو کچھ اس کے سوا ہے۔ اسکی مخلوق ہے خواہ بڑا ہو۔ خواہ چھوٹا۔ وہ سب خوبیوں کا منبع ہے۔ سب فضلوں کا سرچشمہ ہے۔ اس کے سوا کوئی راحت نہیں اور چین نہیں۔ اس کے ملے بغیر دنیا کا سب آرام اور سب راحت محض دھوکا ہے۔ اور جہنم سے کم نہیں اس کے پائے کے بغیر کوئی کامیابی نہیں۔ جو اس سے جُدا رہا۔ وہ ساری دنیا میں رہ کر بھی اکیلا رہا۔ اور جو اس سے ملا۔ وہ سب سے جدا رہ کر بھی پھر اکیلا نہیں بلکہ اپنے دوستوں میں رہتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اس کا محافظ ہوتا ہے۔ اور اسکی نگہبانی کرتا ہے۔ اور اس کا ساتھ دیتا ہے۔ اور اسے تسلی دیتا ہے۔ اور اس سے محبت کرتا ہے۔ اور جب اس کا دل جدائی کا صدمہ محسوس کرتا ہے، وہ اس کے پاس آتا۔ اور اسکی جدائی کے صدمہ کو دور کرتا ہے۔ اور اس کے دل میں آکر رہتا ہے۔ اور جنگل میں اس کے لیئے منگل بنا دیتا ہے۔ پس اگر راحت حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو اس سے ملو۔ اس سے محبت کرو اسپر توکل رکھو ۔

محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں۔ جو تعلیم آپ لائے۔ وہ اب ہمیشہ قائم رکھی جائیگی۔ اور مٹائی نہیں جائیگی۔ کیونکہ وہ مکمل ہے اور مکمل شے کو کوئی نہیں مٹاتا۔ قیامت تک کوئی شخص قرآن کریم کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر سے اتار کر پھینک نہیں سکتا۔ خواہ اعلےٰ درجہ کا انسان ہو۔ خواہ ادنیٰ محمد رسول اللہ کی محبت سے انسان خدا تعالیٰ کا قرب پاتا ہے۔ آپ سے تعلق اللہ تعالیٰ کے تعلق کے مضبوط کرنے کے ذرائع میں سے ایک اعلیٰ ذریعہ ہے۔ کیونکہ جو آپ سے محبت رکھتا ہے۔ وہ اس کلام سے بھی محبت رکھتا ہے، جو آپ کے ذریعہ سے دنیا کو پہونچا۔ سو آپ کی محبت پیدا کرو۔ اور آپ کی اطاعت کی کوشش کرو۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نائب اور شاگرد ہیں۔ اور آپ کی نیابت میں اور اطاعت میں آپ نے رسالت کا مرتبہ پایا ہے۔ آپ مستقل رسول نہیں ہیں۔ اور آپ کی رسالت محمد رسول اللہ کی رسالت سے جدا نہیں ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ آپ رسول نہیں۔ آپ فی الواقعہ رسول اور اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اور جو ان کی نبوت اور رسالت کا انکار کرتا ہے ایک سخت گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ آپ کی محبت کے سوا اب اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا۔ صرف یہی کھڑکی اب اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کی کھلی ہے۔ کیونکہ جو نائب کا انکار کرتا ہے۔ وہ اصل کا انکار کرتا ہے۔ اور جو اصل کا انکار کرتا ہے۔ وہ اس کا انکار کرتا ہے۔ جس نے اسے پیدا کیا۔

خلافت کا سلسلہ ایک رحمت ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت کی ناشکری کرنی دُکھ میں ڈالتی ہے۔ انسان خواہ کس قدر بھی ترقی کر جائے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ پس خلافت سے بھی مسلمان کسی وقت بھی مستغنی نہیں ہو سکتے۔ نہ اب نہ آیندہ کسی زمانہ میں۔ اللہ تعالیٰ کی بہت سی برکات اس سے متعلق اور وابستہ ہیں۔ اور اس سے جو خلافت سے دور ہو جاتا ہے۔ دور ہو جاتا ہے۔ اللہ اس سے۔ جو اس سے تعلق کرتا ہے اپنا تعلق مضبوط کرتا ہے ۔

اس کے لئے میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ عبادات الٰہی ایک سیڑھی ہیں جن کے ذریعہ انسان اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ پس ان پر خاص نگاہ رکھے۔ اور جہاں تک ہو سکے نوافل اور ذکر کا موقع نکالو۔ کیونکہ دیا بغیر تیل کے جل نہیں سکتا۔ اور عبادت وہ تیل ہے۔ جس کے ذریعہ سے انسان کے اندر معرفت کا تیل آتا ہے۔ پس اس تیل کو کھلا رکھو تا معرفت کا تیل آتا رہے۔ اور ایمان کا دِیا بُجھ نہ جائے ۔

اخلاق ایک نہایت ہی ضروری جز ایمان کا ہیں۔ اور ان کے بغیر ایمان کا دعوے کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسے یہ کہنا کہ برتن کے بغیر پانی رہ سکتا ہے۔ اعلیٰ اخلاق کے پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اور دوسروں میں پیدا کرو۔ اسلام کے ضعف کی اصل وجہ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ اخلاق کی کمزوری ہے۔ اسی وجہ سے دین میں فتنہ پڑا۔ اور اسی وجہ سے دنیا ہاتھ سے گئی۔ پس اخلاق کو مضبوط پکڑو۔ اخلاق کی تلوار سے زیادہ کاٹنے والی اور کوئی تلوار نہیں۔ دشمن بھی اس تلوار کا رُعب مانتا ہے۔ اور اپنوں کے اندر یہ ایسی مضبوطی پیدا کر دیتی ہے۔ کہ ان کے حوصلے بلند ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی امیدیں بہت بڑھ جاتی ہیں۔

تبلیغ میں اپنے وقت کو صرف کرو۔ اور محنت سے اس کام کو کرو۔ اور یاد رکھو۔ کہ ہم نے اگر تھوڑے ہی عرصہ میں اس حق کو نہ پہنچا دیا۔ جو ہمیں ملا ہے۔ تو پھر اس کا پہنچانا مشکل ہو گا۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ میں نے اس کو تبلیغ کرنی ہے یا اُسکو۔ بلکہ یہ سمجھو۔ کہ سب دنیا کو تبلیغ کرنا میرا فرض ہے۔ اسلئے جلد جلد ایک علاقہ کو صاف کرو۔ تا دوسرے کی طرف توجہ کر سکو۔ ہر ایک مومن کا فرض ہے۔ کہ وہ ساری دنیا کو اپنی کھیتی سمجھے۔ اور

تمام انسانوں کو اپنا گلہ۔ کیونکہ وہ خدا کا نائب ہے۔ اور کوئی چیز اس کی نگرانی سے باہر نہیں۔ پس اپنے حوصلوں کو محدود نہ کرو۔ اور اپنی نگاہوں کو کوتاہ نہ کرو۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں بہت کرو۔ کہ دعا ایک بڑا ہتھیار ہے۔ اس سے ناممکن کام ممکن ہو جاتے ہیں۔ اپنے لئے بھی دعائیں کرو۔ اور سلسلہ کے لئے بھی۔ اور سلسلہ کے کارکنوں کے لئے بھی۔ اور ان لوگوں کے لئے بھی جو آپ کے ہاتھ سے دین میں داخل ہوں۔ اور ان کے لئے بھی جو ایمان نہیں لائے مگر آپ کی توجہ کے نیچے ہیں۔

اطاعت ایک اعلیٰ جوہر ہے۔ اسے پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اور جو آپ کا افسر ہو۔ اس کی اطاعت کرو۔ اور اپنے نفس کو اپنے پر غالب مت آنے دو۔ اگر کسی بات پر اعتراض ہو۔ تو اس سے خلیفہ وقت کو اطلاع دو۔ خود ہی اس پر فیصلہ نہ دو۔ کیونکہ تفرقہ طاقت کو توڑ دیتا ہے۔ اور یہی کھڑکی ہے۔ جس میں سے آدم کا دشمن اس کے گھر میں داخل ہوا کرتا ہے۔ اور اس کو اس کے عزیزوں سمیت جنت میں سے خارج کر دیا کرتا ہے۔

ہمیشہ خلیفۂ وقت سے تعلق کو مضبوط کرنے کی کوشش کرتے رہو۔ اور خط و کتابت میں کبھی سستی نہ کرو۔ وہ لوگ جن کو آپ کے ذریعہ سے ہدایت ہو۔ ان کو بھی ان سب نصائح پر عمل کرنے کی تحریک کرو۔ جو اوپر بیان ہوئی ہیں یا بعد میں آپ تک پہنچتی رہیں۔

دینی لٹریچر سے آگاہ رہنے کی ہمیشہ کوشش کرو قرآن کریم کے متعلق تو مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں وہ تو مومن کی جان ہے۔ مگر حدیث اور کتب مسیح موعود کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ ان سے غافل نہ ہو۔ کوئی نہ کوئی اخبار قادیان کا جس میں مرکز اور سلسلہ کے حالات ہوں۔ ضرور زیر مطالعہ رہنا چاہیئے۔ کہ یہ ایمان کو تازہ کرتا ہے۔ اور اس کی تاکید وہاں کے لوگوں کو بھی کریں جنہیں آپ تبلیغ کر رہے ہوں۔ اور پھر خلفاء کے اعلانات اور ان کی کتب کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنی مرضی کو ظاہر کرتا ہے۔ اور انسان کے لئے ان کا کلام بھی بمنزلہ دودھ کے ہوتا ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کا قدم ہدایت پر رکھے۔ اور آپ کا محافظ ہو۔ اور آپ کو ایسے کاموں کے کرنے سے بچائے۔ کہ جن سے لوگوں کو ٹھوکر لگے۔ بلکہ آپ کا نمونہ ایسا بنائے۔ کہ دوسرے اسکو دیکھ کر دین کی طرف رغبت کریں۔ اور اسلام کو ایک قابل قبول مذہب سمجھیں۔ اور اس سے دوری کو ہلاکت جانیں اور ایسا ہو۔ کہ وہ آپ کے کلام میں برکت دے۔ اور آپ کے دل کو مضبوط کرے۔ اور اس کی محبت آپ کے دل میں گڑ جائے۔ اور اس کا قرب آپ کو عنایت ہو۔ اور اس کا سایہ آپ پر رہے۔ اور وہ اپنی مرضی آپ پر ظاہر کرے۔ اور آپ کے ذریعہ سے قوموں کو ہدایت ہو۔ اور آپ کو دنیا میں نیکی قائم کرنے میں ایک حصہ وافر ملے تا آخرت میں اللہ تعالیٰ کی جزا سے بھی حصہ وافر ملے۔

والسلام

خاکسار میرزا محمود احمد

ستیارتھ پرکاش عربی میں

اب جبکہ آریہ سماج کے خیالات میں کبھی نہ کسی صورت میں یہ سوال آچکا ہے کہ ستیارتھ پرکاش کے وہ ابواب نکال دیئے جائیں۔ جنمیں غیر مذاہب پر سب و شتم کی گئی ہے۔ اور ناواقفیت سے ان کی طرف عیوب منسوب کئے گئے ہیں۔ اسوقت یہ معلوم کرنا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اس کتاب کا بعض منچلے آریوں نے عربی میں ترجمہ کر لیا ہے۔ جہاں ہم آریہ صاحبان کی اس کوشش کی تعریف کرتے ہیں۔ وہاں اتنا مشورہ دینا بھی ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ عربوں کے سامنے آپ جو کتاب کو پیش کر رہے ہیں جس کا وہ حصہ جس پر قرآن کریم پر اعتراضات کئے گئے ہیں محض ناواقفیت پر مبنی ہے۔ اسلئے بہتر ہو کہ آپ ان اعتراضات پر نظر ثانی کر لیں کہ عرب مصنف کی ناواقفیت پر ہنسی نہ اڑائیں۔

کیا سوراج مل گیا

کیا مسٹر گاندھی نے اپنے متبعین سے وعدہ کیا تھا کہ ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء یا زیادہ سے زیادہ دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء میں ضرور سوراج مل جائیگا۔ مگر اب دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء کو گذرے ایک مہینہ سنہ ۱۹۲۳ء کا بھی گذر گیا۔ سوراج کا کہیں پتہ نہیں۔ کیا گورنمنٹ نے اپنی پالیسی بدل لی۔ کیا گورنمنٹ سے علیحدگی اور ہندوستانیوں کی علیحدہ سلطنت کا اعلان ہو گیا۔ اگر نہیں۔ تو وہ وعدے کیسے تھے۔ کہا جاتا تھا کہ صرف

اتمام الحجۃ نمبر ۲ کا جواب

(نمبر ۳)

(از مکرم جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب فاضل مصری)

دلیل کے چوتھے حصے پر نظر

مولوی صاحب کی دلیل کے تین مذکورہ بالا حصوں کو باطل اور بے حقیقت ثابت کرنے کے بعد میں ان کے چوتھے حصہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ مولوی صاحب کا یہ حصہ فی الحقیقت ان کے تیسرے حصہ کی جان ہے۔ کیونکہ حصہ سوم نامکمل رہتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ یہ حصہ نہ ملایا جائے۔ چنانچہ خود مولوی صاحب نے اس کے ناتمام رہنے کو محسوس کیا ہے۔ اسلئے لکھتے ہیں "ہاں ممکن ہے۔ کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو۔ کہ جب دشمن اور دوست بعض الفاظ سے ایک ہی نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ تو کیوں اسی نتیجہ کو صحیح نہ سمجھا جائے۔ بیشک ہم اس بات کو قبول کر لیتے۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے خود اس بات کو اس قدر شد و مد اور بار بار صاف کیا ہے۔ کہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ مکفر دشمن اور غالی دوست دونوں نے غلطی کھائی ہے۔ اور فرط عداوت یا فرط محبت میں آنکھیں بند کر کے غلطی کھائی ہے۔ جب مخالفوں نے یہ کہا کہ یہ شخص محدث کا لفظ کہکر باتیں وہ بیان کرتا ہے جو انبیاء میں پائی جاتی ہیں۔ تو اس کا جواب حضرت مسیح موعود نے کیا دیا۔ یہاں صرف آپ کی عربی عبارت کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔ "اور میں نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ محدثیت کا مقام نبوت سے شدید مشابہت رکھتا ہے۔ اور سوائے قوت و فعل کے انمیں کوئی فرق نہیں۔ لیکن ان لوگوں نے میرے قول کو نہیں سمجھا۔ بلکہ یہی کہا کہ یہ شخص نبوت کا مدعی ہے۔ اور اللہ جانتا ہے۔ ان کا یہ قول صریح کذب ہے۔ اور اسمیں سچائی کی ذرہ بھی چاشنی نہیں"۔

اس حصہ میں مولوی صاحب نے مغالطہ دینے میں پورا زور لگایا ہے۔ مگر یہ بھی اسی طرح بے سود ثابت ہوگا۔ جس طرح پہلے مغالطے بے سود ثابت ہوتے رہے ہیں۔ اس کا مختصر جواب اگرچہ دوسری اور تیسری دلیل کے جواب میں ہی آگیا ہے۔ کیونکہ میں نے وہاں ثابت کر دیا ہے۔ کہ مکفرین حضرت صاحب کو مستقلہ نبوت کے دعویٰ کا الزام دیتے تھے جس پر آپ نے

ہے۔ تمامی دعویٰ کا نہ کسی اور کا۔ اور نیز یہ بتا دیا ہے کہ انکار اس صورت میں حجت ہو سکتا ہے۔ اگر انکو قائم رکھا جائے ورنہ نہیں۔ لیکن اس جگہ میں اسپر تفصیلی بحث کر کے بتانا چاہتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب نے اس دلیل کے پیش کرنے میں بھی مغالطہ آمیز طریق ہی اختیار کیا ہے۔

وضاحت بیان کے لئے میں اپنے جواب کو مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کر دیتا ہوں۔

(۱) حمامة البشریٰ کا جواب مکفرین کی اس عبارت کا جواب ہی نہیں۔ جو مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ٹریکٹ میں نقل کی ہے

(۲) حمامة البشریٰ کا جواب کسی اور الزام کے رد میں ہے

(۳) اگر اس کو اسی کا جواب فرض کر لیجئے۔ تب بھی ہم پر کوئی اعتراض نہیں آتا۔ قبل اس کے کہ میں پہلے حصہ کو شروع کروں۔ بطور تمہید چند کلمات عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کیونکہ اس حصہ کا سمجھنا ان پر موقوف ہے۔ سو یاد رہے۔ کہ مکفرین نے حضرت مسیح موعود پر جو فتویٰ کفر لگایا تھا۔ اس کی وجوہات میں سے ایک وجہ انہوں نے دعویٰ نبوت بھی قرار دی تھی۔ اس کے متعلق وہ دو الزام حضرت صاحب پر لگاتے تھے۔ اول وہ یہ کہتے تھے۔ کہ حضرت صاحب نبوة مستقلہ کے مدعی ہیں۔ اور اسی کو وہ حقیقی الزام سمجھتے تھے۔ جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔ دوسرا وہ یہ کہتے تھے۔ کہ یہ شخص (یعنی حضرت مسیح موعود) دعوے تو نبوت مستقلہ کا ہی کرتا ہے مگر اس خوف سے کہ لوگ ابھی اس دعویٰ کو نہیں مانینگے فی الحال اس کا اظہار مناسب نہیں سمجھتا۔ اس لئے اپنی نبوت کو جزوی ناقص نبوت قرار دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ یہ کہتے تھے۔ کہ خواہ یہ دعویٰ ہو یا وہ۔ ہمارا فتویٰ کفر ان دونوں پر حاوی ہے۔ کیونکہ ہماری بنا اس بات پر ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد لفظ نبی کا استعمال کرنا ہی کفر کا موجب ہے۔ پس حضرت مسیح موعود پر یہ دو الزام تھے جن کا جواب حضور نے دینا تھا:

ایک مغالطہ کا رد

پس حضرت صاحب نے حمامة البشریٰ میں کس الزام کا جواب دیا۔ اس کے لئے ہمیں دور جانے کی ضرورت نہیں۔ خود حضرت مسیح موعود کی تحریروں میں ہی اس کا جواب موجود ہے۔ لیکن اسکو ذکر کرنے سے پہلے میں اس مغالطہ کو دور کر دینا ضروری سمجھتا ہوں جو مولوی محمد علی صاحب نے حمامة البشریٰ والے جواب کو اپنی پیش کردہ عبارت از فتویٰ کفر کا جواب قرار دینے میں دیا ہے

اول تو مولوی صاحب نے مکفرین کی عبارتوں کو بھی ادھورا پیش کر کے ان کے مطالب کو بگاڑا ہے پھر اس بگاڑے ہوئے مطلب کو بیان کر کے یہ کہہ رہا ہے۔ کہ حضرت صاحب پر جب یہ اعتراض ہوا۔ تو حضور نے حمامة البشریٰ میں یہ جواب دیا جس سے پڑھنے والے کے ذہن میں یہی آئیگا۔ کہ حضرت صاحب نے خود یہ لکھا ہے کہ میں نے اس الزام کا جواب دیا ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود نے ایسا کہیں نہیں لکھا۔ اگر لکھا ہے تو مولوی صاحب وہ حوالہ پیش کریں۔ لیکن یاد رکھیں کہ وہ ہرگز نہیں دکھا سکینگے۔ خواہ ان کے باقی رفقا بھی اسمیں انکے مددگار بن جائیں

مولوی صاحب جبکہ حضرت مسیح موعود نے خود بتا دیا تھا کہ اس قسم کی تحریریں کس قسم کے الزام کے رد میں لکھی گئی ہیں۔ تو آپکو کوئی اور الزام تلاش کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ کیا حضرت مسیح موعود کی اخبار عام والی عبارت آپ کی نظر سے نہیں گذری۔ یا مضمون لکھتے وقت ذہن سے نکل گئی تھی۔ اگر نکل گئی تھی۔ تو کیا ریویو کے اس نمبر کو پڑھ کر بھی آپ کو یاد نہیں آئی۔ جس کی بنا پر آپ نے اس ٹریکٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو نعوذ باللہ قائل ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کیا یہ باتیں اس بات کا زبردست قرینہ نہیں۔ کہ آپ کی نیت اس معاملہ میں صاف نہیں۔ اور عمداً حق کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بہرحال سنئے! حضرت مسیح موعود اپنے اس خط میں جو حضور نے اپنی وفات سے چند دن پہلے اخبار عام میں شایع کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ کیا فرماتے ہیں۔ شاید اسکو ہی پڑھ کر آپکو حق کی طرف رجوع کرنے کی توفیق مل جائے۔ حضور کے الفاظ یہ ہیں:۔ "مدیر اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کے پہلے کالم کی دوسری سطر میں میری نسبت یہ خبر درج ہے۔ کہ گویا میں نے جلسہ دعوت میں نبوت سے انکار کیا۔ اس کے جواب میں واضح ہو کہ اس جلسہ میں میں نے صرف یہ تقریر کی تھی کہ میں ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ سے لوگوں کو اطلاع دیتا رہا ہوں۔ اور اب بھی ظاہر کرتا ہوں کہ یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور جس کے یہ معنے ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا۔ اور اپنا علیحدہ کلمہ علیحدہ قبلہ بناتا ہوں۔ اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت صلعم کی اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں یہ الزام صحیح نہیں ہے"

مکرم مولویصاحب! کیا میں آپ ہی کے الفاظ میں جو آپنے ہماری نسبت استعمال کئے ہیں۔ یہ کہنے کا حق رکھتا ہوں کہ آپنے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ساتھ حد سے بڑھے ہوئے بغض اور فرط عداوت کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کی کھلی کھلی تحریر سے جو آپکے اسی ٹریکٹ کے لکھتے وقت پڑھی ہے عمداً آنکھیں بند کر لی ہیں۔ غور کیجئے۔ کیا حضرت صاحب نے وضاحت سے وہ الزام نہیں لکھا۔ جو مخالف آپ پر لگاتے تھے۔ اور کیا پھر کھول کر نہیں بتایا کہ میں ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ اسی الزام کو رد کرتا چلا آیا ہوں پھر ایسی تصریح کے ہوتے ہوئے آپ کس طرح کہتے ہیں کہ حمامة البشریٰ میں میں کسی اور الزام کا جواب دیا ہے۔ اب حضرت صاحب کی مانیں یا آپ کی غور کر کے بتائیں۔

دوسرا قرینہ اس بات کا کہ حمامة البشریٰ میں تشریعی مستقل نبی بننے کے الزام کا ہی رد ہے

حضرت مسیح موعود کے اقوال سے اس بات کے ثابت کر دینے کے بعد کہ حضور ہمیشہ شریعت والے نبی ہونے کے الزام کی ہی اپنی تالیفات کے ذریعہ تردید کرتے رہے ہیں پھر کسی اور بحث کی ضرورت نہیں رہتی۔ مگر مولوی صاحب کی مزید تشفی کیلئے میں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ علاوہ حضرت صاحب کے قول کی تکذیب لازم آنے کے عقل بھی اسکو تسلیم نہیں کرتی کہ حضرت صاحب نے حمامة البشریٰ میں دوسرے الزام کا جواب دیا ہو۔ کیونکہ دوسرا الزام تو یہ ہے کہ آپ جزوی ناقص نبی ہونے کے مدعی ہیں یا ایک معنے سے نبی کہلاتے ہیں۔ اس کی تردید کے یہ معنے ہونگے کہ حضرت صاحب نے یہ تسلیم کر لیا کہ میں جزوی ناقص طور پر بھی نبی نہیں ہوں۔ اور یہ بالبداہت باطل ہے۔

پس اس سے صاف ثابت ہے کہ حضرت صاحب نے پہلے الزام کی ہی تردید کی ہے دوسرے کی نہیں۔ اور درحقیقت بھی اسی کی تردید کی تھی۔ کیونکہ یہی آپ پر لوگوں کو بدظن کرکے انہیں ہدایت سے دور لیجانیوالا تھا۔

بصورت تسلیم جواب

ان دونوں حصوں کو ثابت کرنے کے بعد اگر بفرض محال میں آپ ہی کی بات مان لوں کہ مکفرین نے نبوت مستقلہ بھی اور ناقص نبوت بھی۔ بلکہ وہ نبوت بھی جو ہم سمجھ رہے ہیں۔ اور حمامة البشریٰ والی عبارت میں حضور کا یہی مطلب ہے۔ کہ میری جس تشریح کو مکفرین نے نبوة کی تشریح قرار دیا ہے یہ انکی کذب بیانی ہے۔ میں نے اس تشریح کو کبھی نبوة کی تشریح نہیں کہا۔ تب بھی میں یہ کہتا ہوں کہ آپکا یہ دعویٰ کہ ہم بھی اور مکفرین بھی غلطی پر ہیں۔ جسطرح ان لوگوں نے سمجھنے میں غلطی کھائی تھی۔ اسی طرح ہم نے بھی غلطی کھائی صحیح نہیں۔ کیونکہ مکفرین کا اسوقت اس تشریح کا نام نبوت رکھ کر حضرت صاحب پر یہ الزام لگانا کہ حضور نبوت کے مدعی ہیں۔ بیشک جھوٹ تھا۔ اور اسمیں سچائی کی ذرہ بھی جھلک نہ تھی

اس لئے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس تشریح کا نام ابھی نبوۃ نہیں رکھا تھا۔ پس باوجود حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے اس صراحت کے ہونیکے کہ میں اس تشریح کا نام نبوۃ نہیں رکھتا اگر یہ کہے جاتا کہ یہ شخص در پردہ نبوۃ کا مدعی ہے۔ کذب محض نہیں تھا۔ تو اور کیا تھا۔ پس حضرت مسیح موعودؑ کا انکو کاذب اور مفتری کہنا اور انکی اس بات کی تردید کرنا برمحل تھا۔ لیکن اس تردید سے یہ نتیجہ نکالنا کہ ہمارے خیال کی بھی ساتھ ہی تردید ہوگئی کیونکہ ہم بھی اب وہی سمجھتے ہیں۔ جو مخالفین نے اس وقت سمجھا تھا۔ تب درست ہوسکتا تھا۔ کہ اگر ہم بھی اس زمانہ میں مخالفین کے ہمنوا ہوکر یہ کہتے کہ اسی تشریح کا نام نبوۃ ہے۔ اس حالت میں آپ ہمارا نام غلطی خوردہ رکھتے۔ غالی رکھتے جو چاہتے کہتے آپکا حق تھا۔ لیکن اب نہ تو آپکا یہ نتیجہ کسی طرح صحیح ہوسکتا ہے۔ اور نہ آپکے یہ الزام درست تسلیم کئے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ ہم نے اپنی طرف سے اس تشریح کا نام نبوۃ نہیں رکھا۔ بلکہ اس وقت اس کا نام نبوۃ رکھا جب کہ خود حضرت مسیح موعودؑ نے خدا سے علم پاکر اس کو نبوۃ قرار قرار دیا۔ جیساکہ تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۶۸ پر اسی تشریح کو ذکر کرکے فرمایا کہ میں بحکم الٰہی اس کا نام نبوۃ رکھتا ہوں۔ پھر میں کہتا ہوں کہ ہم نے اس وقت اس تشریح کو نبوۃ کہنا شروع کیا۔ جبکہ خود حضرت مسیح موعودؑ نے اسی تشریح کو ذکر کرکے فرمایا کہ اسلام کی اصطلاح میں اسی کو نبوت کہتے ہیں۔ دیکھو حجۃ اللہ صفحہ ۲۴ پھر ہم نے اس وقت اس تشریح کو نبوۃ کہکر پکارا جبکہ خود حضرت مسیح موعودؑ نے فرمادیا کہ اس تشریح کو نبوۃ کہنے میں تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ خدا کی یہ اصطلاح ہے۔ قرآن کی یہ اصطلاح ہے۔ اور آخر میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس وقت ہم نے اس تشریح کو نبوت کے اسم سے موسوم کرنا شروع کیا۔ جبکہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس تشریح کو نبوت کے اسم سے موسوم نہ کرنیوالے کو نادان شیطانی وسوسہ میں گرفتار۔ اور خدا سے لڑنیوالا قرار دیا دیکھو چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۱-۱۸۰ و حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۵ پس ان واضح بیانات کے ہوتے ہوئے کون عقلمند یہ کہہ سکتا ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کے منشاء کو سمجھنے میں اس طرح غلطی کھائی ہے۔ جس طرح کہ ۱۸۹۱ء میں مکفرین نے غلطی کھائی تھی۔ اور یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ کا ان کے خیال کو رد کرنا مستلزم ہے ہمارے خیال کے رد کو۔ انہوں نے غلطی نہیں کھائی تھی۔ بلکہ محض افتراء سے کام لیا تھا۔ اور جو کچھ کہا شرارت سے کہا۔ اور ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ حضرت صاحب کی تعلیم اور آپ کی تشریحات بینہ کے ماتحت کہہ رہے ہیں۔ پس ہر وہ شخص جسے خدا تعالٰے نے عقل سلیم سے کچھ بھی حصہ دیا ہے۔ ادنی غور کے ساتھ اس فرق کو سمجھ لیگا۔ جو ہماری اور مکفرین کی پوزیشن میں ہے۔ پس حضرت مسیح موعودؑ کی ان کھلی کھلی تحریروں کے ہوتے ہوئے اور ان سے واقفیت رکھتے ہوئے اور یہ جانتے ہوئے کہ ہمارا سارا بیان انہی تحریروں کی بناء پر ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کا ہماری اور مکفرین کی حالت کا ایک بتانا کیا اس سے بڑھکر بے انصافی کا کوئی نمونہ ہوسکتا ہے۔ اور کیا دنیا کے پردہ پر اس سے بدتر مغالطہ دہی یا تلبیس الحق بالباطل کی کوئی مثال مل سکتی ہے مگر مولوی صاحب اسجگہ یہ اعتراض کریں۔ کہ اس سے تو یہ ثابت ہوا کہ مکفرین جو کچھ سمجھتے تھے۔ وہی صحیح نکلا اور مسیح موعودؑ جو کہتے تھے غلط نکلا گویا مکفرین کی سمجھ مسیح موعودؑ کی سمجھ سے بھی بڑھکر تھی۔ اور اس میں مسیح موعودؑ کی ہتک ہے۔ پس ہمیں مسیح موعودؑ کے کلام کے ایسے معنی نہیں کرنے چاہئے۔ جو آپ کی کسر شان کا موجب ہو۔ اس لئے ان حوالوں کی کوئی اور تاویل کرنی چاہیے۔

ہتک لازم آنیکا جواب

اس کے جواب میں گذارش ہے کہ ان حوالوں کے کھلے کھلے معنوں کو چھوڑکر اگر ہم کوئی اور تاویل کریں۔ تو وہ تاویل نہیں بلکہ تحریف ہوجائیگی۔ ہاں اس سے جو نتیجہ آپ نے نکالا ہے۔ کہ اسمیں حضرت مسیح موعودؑ کی ہتک ہے۔ اور مخالفین کا اعلم ہونا ثابت ہوتا ہے یہ نتیجہ بالکل غلط ہے۔ بلکہ اس کے برعکس ثابت ہوتا ہے۔ اس مسئلہ پر انشاء اللہ تعالٰی مستقل بحث کیجائیگی فی الحال اس کو مسئلہ زیربحث سے براہ راست تعلق نہ ہونے کی وجہ سے چھوڑا جاتا ہے۔ لیکن اس جگہ میں آپ کو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ اسی کے ہمرنگ ایک اور واقعہ ہے وہاں آپ کو کیوں ہتک کا خیال نہیں پیدا ہوتا اس کو کیوں آپ بغیر چون وچرا مان لیتے ہیں۔ اور وہ دعوئے مسیحیت ہے۔

دعوی مسیحیت میں بھی تو یہی بات پائی جاتی ہے کہ آپ کے الہامات سے علماء نے تو یہ سمجھ لیا کہ یہ شخص مسیح موعود بننے کا مدعی ہے اور مسیح موعود کی پیشگوئیوں کا اپنے آپکو مصداق قرار دیتا ہے اور اس بناء پر انہوں نے آپ پر کفر کا فتوی بھی لگادیا اور محمد حسین بٹالوی نے اس کی تردید کی اور ان کے قول کو کذب اور افتراء قرار دیا اور خود حضرت صاحب کی طبیعت بھی ۱۲ برس تک اس کی حقیقت سمجھنے سے ذہول رہا اور ان الہامات کے ہوتے ہوئے حضرت عیسیٰؑ کے متعلق لکھدیا کہ وہ زندہ ہیں اور وہی دوبارہ آسمان سے نازل ہونگے۔ مگر بارہ برس کے بعد پتہ لگا کہ ان الہاموں کے مصداق واقعہ میں آپ ہی ہیں بتفصیل دیکھو اعجاز احمدی صفحہ ۶ وغیرہ اب اس واقعہ کو لیکر اگر کوئی مخالف آپ پر وہی اعتراض کرے۔ جو آپ ہم پر نبوۃ کے متعلق کرتے ہیں۔ یعنی اگر وہ یہ کہے کہ مرزا صاحب سے بڑھکر تو انکے مکفرین ہی سمجھدار اور عالم نکلے جو الہامات کو دیکھتے ہی فوراً سمجھ گئے اور صاحب الہام جسکو یہ عہدہ عطا ہوا وہ بارہ برس تک سمجھ ہی نہ سکا۔ اور یہ کہ جو مکفرین نے سمجھا وہی صحیح نکلا اور جو مرزا صاحب نے سمجھا وہ غلط نکلا تو جو جواب آپ اس اعتراض کا دینگے وہی جواب ہماری طرف سے نبوت کا سمجھ لیں اگر اسمیں حضرت مسیح موعودؑ کی ہتک لازم نہیں آتی تو اسمیں بھی نہیں آتی۔ اگر اس واقعہ کے ہوتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ حکم رہ سکتے ہیں۔ اور اعلم الناس ثابت ہوسکتے ہیں۔ تو اس واقعہ کے ہوتے ہوئے بھی آپ کے اعلم اور حکم ہونے پر کوئی حرف نہیں آتا۔ اسی طرح مخالفین اگر یہ کہکر کہ آج مولوی محمد علی صاحب ذرہ محبت کی وجہ سے وہی سمجھ رہے ہیں جو ان مکفرین نے براہین احمدیہ کی اشاعت کے وقت سمجھا تھا اور مرزا صاحب اس کے منکر تھے۔ آپ پر غلو کا الزام دے تو کیا ایسا الزام دینے میں وہ حق پر ہونگے۔ اگر نہیں تو آپ اسی بات کی وجہ سے جو خود آپ میں پائی جاتی ہے۔ کس طرح ہم پر غلو کا الزام دینے میں۔ حق پر سمجھے جاسکتے ہیں۔ اگر کہو کہ حضرت صاحب نے بعد میں تصریح کردی کہ مجھے اللہ تعالٰے نے ان الہامات کی حقیقت پر ابھی آگاہ نہیں کیا تھا۔ اس لئے میں نے وہی کیا جو عام مسلمانوں کے عقیدہ کے ماتحت میرا عقیدہ تھا۔ تو نبوۃ کے متعلق بھی تصریح موجود ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں "میں تو خدا تعالیٰ کی وحی کا پیروی کرنے والا ہوں جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا میں وہی کہتا رہا اور جب مجھے اس کی طرف سے علم ہوا تو میں نے اس کے مخالف کہا" حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰ پس ایک ہی رنگ کے دو واقعوں میں اس رنگ کا امتیاز کرنا کہ ایک کو محل اعتراض قرار دینا

اور دوسرے کو محل ... یہ کسی عقلمند کی بھی سمجھ میں نہیں آسکتا۔

نبوت کے متعلق تمام حوالوں کے حل کے لئے ایک اصل

اگر آپ کے دل میں یہ خیال گذرے کہ حمامۃ البشریٰ والی عبارت میں تو کہیں یہ نہیں لکھا ہوا کہ میں ایسی نبوت کے دعویٰ سے انکار کرتا ہوں جسکی رُو سے قرآن شریف کو منسوخ قرار دینا پڑتا ہے۔ اور نبی کریم صلعم کی اتباع سے باہر ہونا لازم آتا ہے۔ وہاں تو مطلق نبوت سے انکار لکھا ہے۔ پھر ہم کس طرح مان لیں کہ خاص اس قسم کی نبوت سے انکار کیا گیا ہے ؛

تو اس شبہ کے ازالہ کیلئے میں آپکو ایک ایسا اصل بتاتا ہوں۔ جس کو آپ اگر مدنظر رکھیں گے۔ تو صرف حمامۃ البشریٰ والی عبارت ہی نہیں۔ بلکہ تمام وہ تحریریں جنمیں انکار نبوت پایا جاتا ہے۔ صاف ہو جائینگی۔ اور روز روشن کی طرح واضح ہو جائیگا کہ ان سب میں حضرت صاحب نے اُسی نبوت کا انکار کیا ہے جس سے اسلام اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے خروج لازم آتا ہے۔ نہ مطلق نبوت سے۔

اس بات سے غالباً آپ کو بھی انکار نہیں ہوگا کہ حضرت مسیح موعود کے کلام میں نبوت کے دو مفہوم بیان کئے گئے ہیں ...... چنانچہ ذیل میں وہ دونوں مفہوم درج کر کے پھر آپ کو اس اصل کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔

(مفہوم اوّل) اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں ؛

(مفہوم ثانی) خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کلام پاکر جو غیب پر مشتمل زبردست پیشگوئیاں ہوں۔ مخلوق کو پہنچانے والا اسلامی اصطلاح کی رو سے نبی کہلاتا ہے۔ یہ کلام یقینی قطعی ہوتا ہے۔ اور کثافت اور کمی سے مبرا ہوتا ہے۔ نبی کے لئے شارع ہونا ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ وہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو ؛

ان دو مفہوموں کو جان لینے کے بعد بات بہت آسان ہو جاتی ہے۔ اور وہ اسطرح کہ حضرت صاحب کی تحریروں میں جہاں آپ کو نبوت کی نفی یا نبی ہونے سے انکار نظر آئے۔ وہاں آپ بجائے لفظ نبوت یا نبی کے ان مفہوموں کو رکھ دیں اس سے آپ کو فوراً سمجھ آجائیگا۔ کہ نبوت کے انکار سے مراد سوائے اس کے کچھ نہیں کہ آپ شریعت جدیدہ لائے ہوں یا شریعت اسلام کے احکام کو منسوخ کیا ہو۔ اور براہ راست خدا سے تعلق رکھتے ہوں۔ چنانچہ ذیل میں آپ ہی کے پیش کردہ حوالوں میں سے چند بڑے بڑے حوالوں کو لیکر ان پر اس اصل کو چسپاں کر کے دکھاتا ہوں :-

(۱) نہ مجھے دعویٰ نبوت و خروج از امت

(۲) ان لوگوں نے میرے قول کو نہیں سمجھا۔ بلکہ یہی کہا کہ یہ شخص نبوت کا مدعی ہے۔

(۳) آنحضرت صلعم کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئیگا نیا ہو یا پرانا

اب ان تینوں حوالوں میں نبوت سے صریح انکار ہے۔ مگر کس قسم کی نبوت سے انکار ہے۔ اس کے معلوم کرنے کے لئے ہم لفظ نبی یا نبوۃ کو ہٹا کر دونوں مفہوموں کو رکھتے ہیں۔ چنانچہ پہلا حوالہ پہلے مفہوم کے لحاظ سے اسطرح پڑھا جائیگا۔

نہ مجھے دعوےٰ کامل شریعت لانے کا یا بعض احکام شریعت اسلام منسوخ کرنیکا یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہ کہلانے کا اور براہ راست بغیر استفادہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے کا۔ اسی طرح دوسرا حوالہ اس طرح پڑھا جائیگا۔

ان لوگوں نے میرے قول کو نہیں سمجھا۔ بلکہ یہی کہا کہ یہ شخص مدعی ہے کامل شریعت لانے کا یا شریعت اسلام کے بعض احکام کو منسوخ کرنے کا یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت نہ کہلانے کا۔ اور براہ راست بغیر استفادہ نبی کریم صلعم خدا سے تعلق رکھنے کا۔ اسی طرح تیسرا حوالہ یوں پڑھا جائیگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے لئے کوئی ایسا شخص نہیں آئیگا نیا ہو یا پرانا۔ جو کامل شریعت لائے یا شریعت اسلام کے بعض احکام کو منسوخ کر دے یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہ کہلائے۔ اور براہ راست بغیر استفادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا سے تعلق رکھے۔

اسی طرح باقی تمام حوالوں کو جو آپ نے اس ٹریکٹ میں پیش کئے ہیں یا کیا کرتے ہیں۔ اس مفہوم کو مدنظر رکھ کر پڑھ جائیں۔ سب میں انہی باتوں کا انکار پائینگے ؛

اسی طرح ان تینوں حوالوں کو ہم دوسرے مفہوم کے لحاظ سے پڑھتے ہیں۔ چنانچہ پہلے حوالہ کی عبارت یوں بنیگی :-

(۱) نہ مجھے دعویٰ خدا تعالیٰ کی طرف سے کثرت سے ایسا مکالمہ مخاطبہ پانے کا جو کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ اور جسمیں کوئی کثافت اور کمی نہ ہو۔ اور جو یقینی اور قطعی ہو۔

(۲) اسی طرح دوسرے حوالے کا مطلب بنیگا۔

ان لوگوں نے میرے قول کو نہیں سمجھا۔ بلکہ یہی کہا کہ یہ شخص، خدا تعالیٰ کی طرف سے کثرت سے ایسا مکالمہ مخاطبہ پانے کا دعویٰ کرتا ہے۔ جو کھلے طور پر اُمور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ اور جسمیں کوئی کثافت اور کمی نہ ہو۔ اور جو یقینی اور قطعی ہے۔

اللہ جانتا ہے۔ کہ ان کا یہ قول صریح کذب ہے۔ اور اسمیں ذرہ بھی سچائی کی چاشنی نہیں۔

(۳) اسی طرح تیسرے حوالہ کا مضمون یہ ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت کے ... ایسا شخص نہیں آئیگا۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسا مکالمہ مخاطبہ پانیوالا ہو۔ جو کھلے طور پر اُمور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ اور جسمیں کوئی کثافت اور کمی نہ ہو۔ اور جو یقینی اور قطعی ہو۔

اب غور فرمائیے کہ کیا اس مفہوم کو سامنے رکھ کر عبارت درست ہو سکتی ہے۔ اسلئے ماننا پڑیگا۔ اور غالباً مولوی صاحب کو بھی اس سے انکار نہیں ہوگا کہ مفہوم ثانی کے لحاظ سے حضرت صاحب نے نبوت سے انکار نہیں کیا۔ کیونکہ دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنی ہونگے۔ کہ حضرت صاحب نے اس بات سے انکار کر دیا کہ خدا تعالیٰ مجھ سے کثرت سے یقینی قطعی کثافت و کمی سے مبرا امور غیبیہ پر مشتمل مکالمہ مخاطبہ کیا کرتا ہے۔ اور یہ بالبداہت غلط ہے پس نتیجہ یہی نکلا کہ حضور نے جہاں نبوت سے انکار کیا ہے وہاں کامل شریعت لانے یا شریعت اسلام کے بعض احکام کے منسوخ کرنے اور براہ راست بغیر استفادہ نبی کریم صلعم خدا سے تعلق رکھنے سے انکار کیا ہے۔ وہو المطلوب۔

چنانچہ میرے اس بیان پر خود حضرت مسیح موعود اپنے قول تصدیقی مہر لگاتے ہیں۔ جب حضور نے غلطی کے ازالہ میں بدیں الفاظ درج فرمایا ہے :-

”جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں“

اگر میرے اصل کو آپ تسلیم نہ کریں۔ اور بغیر مفہوم لئے لفظ نبوت سے مطلق نبوت کا انکار مراد لے لیں تو حضرت مسیح موعود کے اس قول کی تکذیب لازم آئیگی حضرت مسیح موعودؑ کا یہ قول میرے طرز بیان کو تسلیم کرنے سے ہی صحیح مانا جا سکتا ہے۔

اگر آپ یہ اعتراض کریں کہ بیشک ہم نے مان لیا کہ حضرت صاحب نے مفہوم اول کو مدنظر رکھ کر ہی نبوت سے انکار کیا ہے۔ اور مفہوم ثانی کے لحاظ سے نہیں۔ لیکن ہم کہتے ہیں۔ کہ مفہوم اول ہی کو نبوت کہتے ہیں۔ دوسرے مفہوم کو نبوت سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ صرف لغوی طور پر اسکو نبوۃ کہہ دیتے ہیں۔ تو اس کا جواب اول تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے جیسا پہلے مفہوم کو لکھ کر اسے اسلامی اصطلاح قرار دیا ہے۔ ویسا ہی دوسرے مفہوم کو بھی اسلامی اصطلاح قرار دیا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے مفہوم کو اسلامی اصطلاح محض ان معنوں میں لکھا ہے کہ مسلمانوں میں عام طور پر یہی عقیدہ تھا۔ اور دوسرے مفہوم کو اسلامی اصطلاح خدا تعالیٰ کے حکم سے قرار دیا ہے۔ جیسا کہ میں پہلے ثابت کر آیا ہوں اگر یہ محض لغوی بات ہوتی۔ تو اس کے متعلق یہ کبھی نہ فرماتے کہ اس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ یہ خدا کی اصطلاح ہے کہ یہ قرآن کی اصطلاح ہے۔ اور اسکو نبوت نہ کہنے والا نادان ہے، پس اگر نبیوں کا اتفاق - قرآن - اسلام - خدا کی اصطلاح شریعت کی اصطلاح نہیں ہو سکتی۔ تو آپ ہی بتلائیں کہ پھر شریعت کس چیز کا نام ہے۔ آپ نے نبوت کے انکار کرنے والوں کو درج کر کے یہ فقرہ لکھا ہے "سخت دل سے سخت دل مرید کے سنتے ان کے مرشد کے یہ کلمات کافی ہیں" مولوی صاحب ہم خدا کے فضل و کرم سے سخت دل نہیں پر ہمارے ہادی مسیح موعودؑ کا ایک ایک کلمہ حجت ہے۔ ہم لوگ حضور کے ایک ایک حرف کے سامنے گردنیں جھکاتے ہیں۔ اور اس پر عمل پیرا ہونے کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر پوری طرح چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں۔ کہ ہم نے کبھی حضرت صاحب کی طرف وہ نبوۃ منسوب کی جس کا حضور انکار کرتے رہے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو آپ نے ہمارے حق میں یہ فقرہ کیوں استعمال کیا۔ مگر میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ آپ کا مرشد حضرت مسیح موعود کے اس کلام پر ایمان لے آتے جو نبوت کا

دوسرا مفہوم اسلامی اصطلاح میں نبوت ہے۔ تمام نبیوں کا اسپر اتفاق ہے۔ کب تک لغوی لغوی کہکر اسکو ٹالتے رہینگے اللہ تعالیٰ وہ وقت جلد لائے۔ آمین۔

چند ضمنی سوال اور انکا جواب

مولوی صاحب کی دلیل کے چاروں حصوں کو رد کرنے کے بعد میں ان اعتراضوں کے جواب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ جو آپ نے ضمنی طور پر کئے ہیں۔ اور وہ اعتراض تعداد میں پانچ ہیں۔

(سوال اول) کاش حقیقۃ النبوۃ کی تاریخ سے پہلے ایک تحریر دکھا دیں۔ جسمیں اس لفظ نبی کی تشریح کی گئی ہو۔ کہ اس سے مراد حقیقتاً نبوت ہے نہ محدثیت ؞

اس سوال کے جواب میں اگر میں تمام تحریریں پیش کروں تو جواب طویل ہو جائیگا۔ اور نیز اس لئے بھی ان کی ضرورت نہیں کہ مکرمی معظمی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل نے آپ کے پہلے ٹریکٹ کے جواب میں اسپر کافی روشنی ڈال دی ہوئی ہے۔ میں یہاں صرف آپ کی ہی تحریر پر کفایت کرتا ہوں امید ہے۔ اس سے آپ کی پوری طرح تشفی ہو جائیگی ؞

آپ نے اپنی سابقہ تحریروں میں جس زور و شور سے حضرت صاحب کو نبی لکھا ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ یہاں تک کہ حضور کے حق میں آپ نے نبی آخر الزمان اور پیغمبر آخر الزمان کے الفاظ بھی استعمال کئے ہیں۔ اور غلام ثقلین کو جواب دیتے وقت آپ نے اسبات کو بھی صاف طور پر تسلیم کر لیا ہے کہ حضرت صاحب کی نبوت کی تشریح وہ نہیں ہو سکتی۔ جو محدثیت کی ہے۔ چنانچہ جب آپ نے سچے اور جھوٹے مدعی نبوت کے لئے امتیازی نشان قرآن شریف کی آیت انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا کے ماتحت یہ قائم کیا کہ نصرت اور تائید اس طرح پر جو سلسلہ نبوت کے ساتھ خاص ہے۔ جھوٹے مدعی کو کبھی نہیں ملتی۔ اس کے نقض کے لئے خواجہ غلام ثقلین نے چار مثالیں پیش کیں (۱) شیطان نے خدا کی عزت کی قسم کھائی کہ میں گمراہ کرونگا۔ اور وہ سچا نکلا (۲) قوم فرعون بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کر دیتی تھی (۳) مسیح مصلوب ہوئے (۴) خلفاء اربعہ اور سبطین میں سے پانچ دشمنوں کے ہاتھ سے ہلاک ہوئے۔ اسپر جو جواب جناب نے لکھا۔ اسکو غور سے ملاحظہ کیجئے:-

"بحث تو یہ تھی کہ سچے اور جھوٹے مدعی نبوت میں امتیازی نشان قرآن کریم نے قرار دیا ہے۔ اب خواجہ غلام ثقلین خود ہی بتائیں کہ ان پیش کردہ امور میں سے سوائے تیسرے کے جسمیں حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر ہے۔ باقی مدعی نبوت کون کون ہے؟ کیا شیطان مدعی نبوت ہے؟ کیا بنی اسرائیل کے شیر خوار لڑکے مدعی نبوت تھے؟ کیا خلفاء اربعہ اور سبطین مدعی نبوت تھے؟ اگر نہیں تو ان باتوں کو امر زیر بحث سے کیا تعلق؟" ریویو جلد ۵ صفحہ ۴۳۲

اس عبارت میں صاف طور پر آپ نے حضرت صاحب کو خلفاء اربعہ سے الگ کر لیا ہے۔ اور انبیاء کے اس گروہ میں داخل کیا ہے۔ جن کا ایک فرد حضرت مسیح ناصری ہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر اس کا کوئی اور ثبوت ہو سکتا ہے کہ آپ حضرت صاحب کی نبوت کو محدثیت نہیں سمجھتے تھے ورنہ آپ خلفاء اربعہ سے کبھی الگ نہ کرتے۔ کیونکہ باقی خلفاء کی محدثیت سے تو شاید بوقت ضرورت آپ انکار بھی کر دیں۔ مگر حضرت عمرؓ کے محدث ہونے سے تو آپ کسی صورت میں بھی انکار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کی محدثیت تو نصوص احادیثیہ سے ثابت ہے۔ اب آپ خود ہی دیکھ لیں۔ کہ یہ تحریر حقیقۃ النبوۃ سے قبل کی ہے یا بعد کی ؞

سوال دوم۔ حضرت مسیح موعود کے نام سے بے خبر آپ کو کافر و مفتری نہ کہنے والوں کو کافر سمجھنے والا غلطی کا ارتکاب کرتا ہے۔

الجواب:- اس غلطی کے مرتکب پھر نعوذ باللہ خود حضرت مسیح موعود ہوئے۔ جنہوں نے خود لکھا۔ کیونکہ شریعت کی بنا ظاہر پر ہے اسلئے ہم انہیں باتباع شریعت کافر کے نام سے ہی پکارینگے۔ حضرت مسیح موعود تو یہ فرماویں کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ بھی مجھے کافر کہنے والا ہے۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳۔ اور آپ کہیں کہ وہ کافر کہنے والا نہیں۔ آپ میں یہ جرأت ہے کہ شریعت کی اتباع سے باہر ہو جائیں۔ اور حضرت مسیح موعود کے صریح قول کو پس پشت ڈال دیں۔ ہم کمزوروں سے تو ایسی جرأت کی توقع نہ رکھیں۔

سوال سوم۔ اگر حضرت مسیح موعود فی الحقیقت رسول ہیں۔ تو لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ کیوں نہیں کہتے۔ اور کہنے والے کو غالی کیوں سمجھتے ہو۔ (الجواب) جناب مولوی صاحب کے اس سوال کو جس قدر بھی حیرت سے دیکھا جائے کم ہے۔ مولوی صاحب کیا کسی فی الواقعہ رسول کی رسالت ثابت کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کلمہ طیبہ کے ساتھ انکی رسالت کا بھی اقرار کیا جائے۔ اگر ضروری ہے تو محمد رسول اللہ صلعم سے پہلے جس قدر انبیاء ہوئے ہیں۔ اُتنے ہی

پہلے کلمے طیبہ اسلام میں ایجاد کریں۔ پھر اس سوال کو زبان پر لائیں یا ان سب کی رسالت کا انکار کر دیں۔ ساری دنیا سے نرالی منطق یہ کہاں سے آپ نے نکالی ہے کہ جو رسول ہو۔ لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ اس کی رسالت کا اقرار ضروری ہے۔ مولوی صاحب یہ تو محمد رسول اللہ صلعم کی خصوصیت ہے۔ اور اس کی ایک وجہ ہے جس کو مضمون زیر بحث سے تعلق نہ ہونے کی وجہ سے میں زیر بحث لانا مناسب نہیں خیال کرتا۔ پس جو اس خصوصیت کو توڑ کر احمد رسول اللہ کہنا تو درکنار لا الٰہ الا اللہ موسیٰ رسول اللہ بھی کہتا ہے۔ وہ بھی اپنے آپ کو حق سے دور پھینکتا ہے۔ اسلئے وہ غالی ہے۔

سوال چہارم۔ مسیح ناصری اور مسیح محمدی میں تفاوت ہے کہ مماثلت ہے۔ پہلا مسیح نبی تھا اُسے خدا بنایا گیا۔ دوسرا مسیح مجدد ہے اسے نبی بنایا گیا۔

(الجواب) مجھے ڈر ہے کہ مولوی صاحب مماثلت میں اس قسم کی جزئیات تلاش کرتے کرتے اور پھر اس بات کے پیچھے لگ کر کہ ان جزئیات کا طرز وقوع بھی ایک ہی رنگ کا ہونا چاہیئے کسی دن حضرت صاحب کے مسیح ہونے سے بھی انکار نہ کر دیں۔ کیونکہ نہ تمام جزئیات ہی ایک رنگ کی ہو سکتی ہیں اور نہ ان کے طرز وقوع میں یکرنگی ضروری ہے۔ مثلاً حضرت مسیح ناصری کے دشمنوں نے آپ کو تکالیف اس رنگ میں پہنچائیں۔ کہ انکو صلیب پر لٹکا دیا۔ لیکن مسیح محمدی کو اگرچہ ایذائیں تو پہنچائی گئیں۔ مگر اس حد تک نوبت نہ پہنچ سکی۔ نفس تکلیف دینے میں مماثلت ہے۔ مگر طرز وقوع میں اختلاف ہے۔ اسی طرح یہ جزئی بھی ہے۔ جو آپ نے پیش کی ہے۔ درجہ کے بڑھانے میں تو مماثلت ہوئی لیکن یہ ضروری نہ تھا۔ کہ اس کا طرز وقوع بھی اسی طرح ہو۔ اگر من وعن اسی طرح ہونا ضروری ہے۔ تو پھر یہ مماثلت متحقق نہیں ہو سکتی۔ جب تک مسیح محمدی کو بھی نعوذ باللہ خدا نہ قرار دیا جائے۔ کیونکہ پہلے مسیح کو ایسا مانا گیا ہے۔ آپ کے الفاظ کا بھی تو یہی مطلب ہے کہ جس طرح پہلے مسیح کو اصل درجہ سے بڑھایا گیا۔ اسی طرح اس مسیح کے ساتھ بھی ہوا۔ گویا آپ نے بھی نفس درجہ کو بڑھانے میں مماثلت کو تسلیم کیا ہے۔ طرز وقوع میں اختلاف کو تو آپ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ آپ کا اصل درجہ کیا تھا۔ آپ نے اپنی تحریر میں مجدد فرض کر لیا ہے۔ جو ... حضرت صاحب کی تحریروں کے مخالف ہونے کی وجہ سے یقیناً غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود اپنے درجہ کو صحیح جتلاتے ہیں۔ یہاں تک کہ نبی نہ ماننے والے کو خدا سے لڑنیوالا شیطانی وسوسوں میں گرفتار نادان قرار دیتے ہیں جیسا کہ میں پہلے ثابت کر آیا ہوں۔ اور بعد کے سوال میں اور بھی واضح کرونگا۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ حضور صرف مجدد ہی نہیں بلکہ نبی بھی ہیں تو نبی کے درجہ سے بڑھ کر نبی بنانے کے کیا معنے۔ پس یہاں یہی غلو ہو گا کہ یا تو مسیح کی طرح خدا بنایا جائے۔ اور وہ تو ہوا نہیں یا جس درجہ کے نبی ہیں۔ اس سے زیادہ درجہ کے نبی آپکو مانا جائے۔ اور اس کا وقوع نہیں نظر آتا ہے۔ ایک شخص آپ کے ماننے والوں میں ایسا پیدا ہوا۔ جو باوجود حضرت صاحب کے شرعی نبی ہونے سے انکار کرنے کے اور باوجود یہ کہنے کے کہ مخالفین مجھ پر افترا کرتے ہیں۔ جو میری طرف شرعی اور مستقل نبی ہونے کا دعویٰ منسوب کرتے ہیں۔ یہی کہتا ہے کہ حضرت صاحب شرعی نبی تھے۔ آپ نے احکام اسلام کو منسوخ کیا۔ اور تعجب ہے۔ کہ اس شخص کا تعلق آپ سے زیادہ رہتا ہے۔ پس مکفرین کے ساتھ بھی مشابہت ہے تو اسی کو اور غالی مسیحیوں کے ساتھ بھی مشابہت ہے تو اسی کو نہ ہم کو۔ مولوی صاحب کا تثلیث کے مسئلہ میں آپکو یاد رہے۔ کہ حضرت مسیح موعود صرف مسیح کے ہی مثیل نہ تھے بلکہ نبی کریم صلعم کے بھی مثیل تھے اسلئے آپ کے ساتھ مکمل معاملہ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسا ہو گا نہ کہ مسیح جیسا۔ پس جبکہ نبی کریم صلعم اور آپ کے صحابہ کے واقعات زندگی کو ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں حضرت موسیٰ اور آپ کے ماننے والوں کے واقعات زندگی میں ایک نمایاں فرق نظر آتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں میں اکثروں نے نفاق کا نمونہ دکھایا۔ اور کم نے اخلاص کا۔ لیکن برخلاف اسکے نبی کریم صلعم کے صحابہ میں سے اکثر نے اخلاص کا نمونہ دکھایا اور کم نے نفاق کا۔ پس دونوں اصلوں کے ماننے والوں میں جو فرق ہے وہی ان کے دونوں ظلیوں کے ماننے والوں میں ہونا چاہیئے۔ یعنی مسیح ناصری کے ماننے والوں میں سے اکثروں نے انکی تعلیم کو چھوڑ دیا تھا۔ لیکن مسیح محمدی کے ماننے والے اکثر انکی تعلیم پر قائم رہینگے۔ جیسا نبی کریم صلعم کے ساتھ ہوا۔ چنانچہ اسکو ہم نے مشاہدہ بھی کر لیا۔ ایک آدمی کا تو میں نے ابھی ذکر کیا ہے کہ اس نے حضرت صاحب کی صحیح تعلیم کو چھوڑ دیا۔ اور دوسرے آپ اور آپ کے چند رفقاء ہیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری پر یہود نے یہ الزام لگایا کہ یہ ابن اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ حضرت مسیح نے کہا کہ میں انہی معنوں سے ابن اللہ ہوں۔ جن معنوں سے پہلے انبیاء ابن اللہ کہلاتے رہے۔ مگر انکے بعد مسیحیوں نے انکو ان معنوں سے ابن اللہ کہنے سے انکار کر دیا۔ جن معنوں سے کہ حضرت مسیح نے اپنے آپکو ابن اللہ کہا تھا۔ بعینہٖ اسی طرح مسیح محمدی نے کہا کہ میں انہی معنوں میں نبی ہوں۔ جن معنوں سے پہلے انبیاء کہلاتے رہے۔ دیکھو غلطی کا ازالہ۔ لیکن انکی وفات کے بعد ایک گروہ یعنی آپ اور آپ کے چند رفقاء پیدا ہو گئے جنہوں نے کہا کہ ہم حضور کو ان معنوں سے نبی نہیں کہینگے۔ جن معنوں سے پہلے انبیاء نبی کہلاتے رہے۔ پس آپ نے اپنے مرشد کے صریح ارشاد کو چھوڑنے میں آپ اور مسیحی ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔ گو طریق میں اختلاف ہے۔ وہ افراط کی طرف نکل گئے اور آپ تفریط کی طرف۔ اسی طرح حضرت نبی کریم صلعم کے بعد ایک گروہ خوارج کا نکلا۔ جس نے خلفاء کی بیعت کا یہ کہتے ہوئے کہ الطاعۃ للہ والامر شوریٰ بیننا انکار کر دیا۔ اسی طرح آنجناب صلعم کے بروز کے بعد آپ نے اس کے خلیفہ کی بیعت سے بھی کھلا انکار کر دیا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میری اس تشریح کو نادان مخالف نبی کے نام سے موسوم نہیں کرتے۔ آپ مسیح موعود کے قول کی ذرہ بھی پرواہ نہ کرکے نادان مخالفوں کے ہم نوا ہو گئے۔ حضور نے فرمایا کہ جب مجھے نبی نہیں ماننا مانیا نبی جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔ بلکہ اس سے بڑھکر وہ خدا تھے۔ آپ اس وعید کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے خدا سے لڑنے والوں کے ساتھ ہو گئے۔ پس کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ مشابہتیں تو سب کی سب آپ کے وجود میں جمع ہوں۔ بعض مسیحیوں سے اور بعض مخالفین مسیح موعود سے اور ان کے مشابہ آپ ہمیں قرار دیں۔

سوال پنجم۔ حضرت صاحب نے حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے۔ سمیت نبیا من اللہ علیٰ طریق المجاز لا علی وجہ الحقیقۃ۔ پس آپ نبی نہیں ہو سکتے۔

الجواب۔ اس سوال کے جواب میں واضح ہو کہ حضرت مسیح موعود کی کتب میں حقیقی نبی کے دو مفہوم بیان کئے گئے ہیں۔ ایک مفہوم کے لحاظ سے تو حقیقی نبی وہی ہو سکتا ہے۔ جو صاحب شریعت ہو۔ جیسا کہ سراج منیر صفحہ ۳ پر تحریر فرماتے ہیں "مگر یاد رکھو کہ خدا کے الہام میں ایسی جگہ حقیقی معنی مراد نہیں جو صاحب شریعت سے تعلق رکھتے ہیں"۔ اسی طرح اپنے خط مطبوعہ الحکم ۷ اگست ۱۸۹۹ء میں فرماتے ہیں:۔ "لیکن وہ شخص غلطی کرتا ہے۔ جو ایسا سمجھتا ہے۔ کہ اس نبوت اور رسالت سے مراد حقیقی نبوت و رسالت ہے۔ جس سے انسان خود صاحب شریعت کہلاتا ہے"۔

دوسرے مفہوم کے لحاظ سے حقیقی نبی وہ ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے کثرت سے غیب کی خبریں پائے اور کثرت سے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا جائے۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو جیسا کہ میں پہلے واضح کر چکا ہوں۔

مولوی صاحب! اب ان دونوں مفہوموں کو مد نظر رکھکر خود ہی دیکھ لیں کہ کس مفہوم کے مقابل پر حضرت صاحب نے اپنے آپکو مجازی نبی کہا ہے صاف ظاہر ہے کہ مفہوم اول کے مقابل پر ہی حضور کو مجازی نبی کہا جا سکتا ہے۔ اور یہ حضرت صاحب کے ساتھ ہی خصوصیت نہیں بلکہ اس مفہوم کے لحاظ سے تمام وہ انبیاء جو صاحب شریعت نہ تھے۔ مجازی نبی ہی کہلائینگے۔

پس اگر اس مفہوم کے مقابل پر حضرت صاحب کو مجازی نبی کہنے سے حضور کی نبوت باطل ہوتی ہے تو دیگر انبیاء کی نبوۃ سے بھی انکار کرنا پڑیگا۔ اور اس مفہوم کے مقابل پر ہم حضرت صاحب کو مجازی نبی مانتے ہیں لیکن اس کے ماننے سے حضرت صاحب کی نبوۃ پر کوئی حرف نہیں آتا۔ کیونکہ نبی صاحب شریعت ہونے کی وجہ سے نبی نہیں کہلاتے رہے۔ بلکہ نبی اسلئے نبی کہلاتے رہے کہ وہ خدا تعالیٰ کیطرف سے خبریں پاکر پیشگوئیاں کرتے تھے جیسا کہ ایک غلطی کے ازالہ میں حضور نے فرمایا کہ "منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جنکی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے"۔ اب میں ذیل میں حضرت مسیح موعود کے چند حوالے دیتا ہوں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ محض محدث اور مجدد نہ تھے۔ بلکہ نبی بھی تھے۔ اور ظل اور بروز میں اصل کی نبوۃ آجاتی ہے۔ نہ جس طرح آپ کہا کرتے ہیں کہ ظلی نبی نبی نہیں ہو سکتا۔ اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

"غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جسقدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اسمیں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی"۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱۔ "اس امت میں آنحضرت صلعم کی پیروی کی برکت سے ہزار ہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے۔ اور نبی بھی"۔ حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۲۸۔ آپ ہمیشہ کہا کرتے ہیں۔ کہ ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی محدث ہوتا ہے۔ آپ کے اس قول کے لحاظ سے مندرجہ بالا عبارت کے یہ معنے ہوئے اس امت میں ہزار ہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی جو محدث ہے گویا اس امت میں ۱۳۰۰ برس میں صرف ایک ہی محدث ہوا ہے۔ پس آپ خود ہی سمجھ لیں کہ یہ معنے آپ کے کس قدر غلط ہیں۔ دوسری دلیل کہ امتی نبی محدث نہیں بلکہ نبی ہوتا ہے۔ یہ ہے کہ حضرت صاحب اسی صفحہ پر فرماتے ہیں "کہ بجز نبی کریم صلعم کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوۃ بھی مل سکتی ہے۔ جس کیلئے امتی ہونا لازمی ہے"۔ اگر امتی نبی محدث ہی ہوتا ہے۔ تو اس میں نبی کریم صلعم کی کیا خصوصیت ہے۔ ہر نبی کی اتباع سے محدث بنتے رہے ہیں۔ پس یا تو حضرت مسیح موعود کی عبارت کو نعوذ باللہ لغو قرار دیں یا اپنے اس غلط خیال سے رجوع کریں کہ امتی نبی صرف محدث ہی ہوتا ہے نبی نہیں ہو سکتا۔

"یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں اور اس سے تعلیم و تربیت پاویں پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنیوالی قوم میں ایک نبی ہوگا۔ بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے۔ جو آنحضرت صلعم کے بعد پیدا ہونیوالے تھے۔ جنہوں نے آنحضرت صلعم کو نہیں دیکھا"۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں"۔ بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء

"جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے اسکو نصوص قرآنیہ و حدیثیہ سے ثابت کرنا چاہئے کہ آنیوالا مسیح کچھ چیز ہی نہیں۔ نہ نبی کہلا سکتا ہے نہ حکم جو کچھ ہے پہلا ہے"۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۵

"میں مسیح ابن مریم سے تمام شان میں بڑھکر ہوں کیونکہ خدا نے مجھے صریح طور پر نبی کا خطاب دیا"۔ ماخوذ از حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰

"بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوۃ محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں"۔

"پس جب کہ ظلی طور پر اس کا نام لیگا۔ اس کا خلق لیگا۔ اس کا علم لیگا ایسا ہی اس کا نبی لقب بھی لیگا۔ کیونکہ بروزی تصویر پوری نہیں ہو سکتی جب تک کہ یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ پس چونکہ نبوۃ بھی نبی میں ایک کمال ہے اس لئے ضروری ہے کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو"۔ ایک غلطی کا ازالہ والا اشتہار

"ہمارے نزدیک وہی نشانات ہیں جو تورات میں مذکور ہیں۔ ہم کوئی نیا نبی نہیں۔ پہلے بھی کئی نبی گذرے ہیں جنہیں تم لوگ سچا مانتے ہو"۔ بدر ۵ اپریل ۱۹۰۸ء

"میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں"۔ مکتوب آخری اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء

اگرچہ حوالے بہت ہیں مگر فی الحال انہی پر کفایت کرتا ہوں اور یہ دیکھتا ہوں کہ اپنے مرشد کے ان اقوال کو پڑھکر آپکا نرم دل کہاں تک متاثر ہوتا ہے۔ اور آخر میں اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کو اس راہ پر قدم مارنے کی توفیق عطا کرے جس پر مسیح کا برگزیدہ نبی چلا گیا تھا۔ اور ان کو وہ نور عطا کرے جس سے وہ خدا کے برگزیدہ کے حقیقی مقام کو پہچان سکیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار عبدالرحمن مصری۔ قادیان

تبلیغ کے متعلق جماعت کیا کر رہی ہے

خاکسار نے مختلف جماعتوں کے امیروں کی خدمت میں ایک تحریک بھیجی تھی کہ اس سال وہ تبلیغ احمدیت کی طرف خاص توجہ فرماویں اور اپنے اپنے سکرٹری تبلیغ مقرر کرکے ان کے کام کی نگرانی کریں۔ جس کے جواب میں خانصاحب منشی فرزند علی صاحب امیر جماعت فیروزپور کیطرف سے مندرجہ ذیل جواب موصول ہوا ہے۔ جو بدیں غرض شائع کیا جاتا ہے۔ تا دوسرے دوستوں کو بھی اس قسم کی تحریک پیدا ہو۔ رحیم بخش ناظر تالیف و اشاعت قادیان

بجواب آپ کے مطبوعہ خط مورخہ ۱۶ر جنوری ۱۹۲۲ء عرض ہے۔ کہ یہاں تبلیغی سکرٹری مقرر ہے۔ جو اپنے فرائض سے واقف اور ان کی تکمیل کے لئے پورا جوش رکھتا ہے۔ تمام احباب کو اکسانا اور ان سے ہفتہ وار تبلیغی رپورٹوں کا تقاضا کرتا رہتا ہے۔ بعض دوست تبلیغ میں حصہ نہیں لیتے ان کو بھی کہا سنا جا رہا ہے۔ اور خالی رپورٹیں بھی طلب کی جاتی ہیں۔ اور وجہ نہ تبلیغ کرنے کی پوچھی جاتی ہے۔ میں خود بھی اپنے خطبوں اور درسوں میں احباب کو اس فرض کیطرف متوجہ کرتا رہتا ہوں۔ جلسہ سالانہ سے آکر قرآن مجید کا درس مردوں میں زیادہ باقاعدگی کے ساتھ شروع کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود کی کتب کا درس بھی دیتا ہوں۔ ان ضروری کاموں کے لئے ہمیں اپنے سرکاری و دیگر کاروبار کے علاوہ وقت بہت کم ملتا ہے۔ تاہم جس قدر موقعہ ملتا ہے اس میں سعی سے دریغ نہیں کیا جاتا۔ مستورات میں بھی جلسہ سالانہ کی سنی ہوئی تقاریر سنائی جانی شروع کر دی گئی ہیں۔ جس کا ماخذ کچھ تو جلسہ کے لئے ہوئے نوٹ اور کچھ اخبار الفضل کے شائع کردہ روئداد ہے۔ جو نہایت مفید ہے۔ اب آئندہ آپکے ارشاد کے تعمیل میں انشاء اللہ آگے کی نسبت زیادہ توجہ تبلیغ میں دی جائیگی۔

جماعتہائے ماتحت کو بھی تبلیغ کے کام کے متعلق ابھارا جاتا ہے۔ اور ان سے باقاعدہ رپورٹیں طلب کی جاتی ہیں۔ مگر وہ لوگ ایسی رپورٹیں بھیجنے میں بہت سستی کرتے ہیں۔ والسلام

الراقم فرزند علی امیر جماعت احمدیہ ضلع فیروزپور

اشتہارات

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ۔ ایڈیٹر)

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس عرصہ میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح ۲ حکیم نورالدین صاحب کا بنا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا ہے کہ ہر قسم امراض چشم کیلئے مفید ہے یہ سرمہ دھند جالا ۔ پھولا ۔ پڑبال ۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند کے لئے اور موسم گرما میں آنکھیں دکھتی ہوں۔ آنکھوں سے پانی ہر وقت بہتا ہو۔ نظر بڑھانے کیلئے بہت مفید ہے اور دیگر امراض چشم کیلئے بسیار مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۱۲ اصلی ممیرا جسکی قیمت ۳۰ روپیہ فی تولہ ہے ۔ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے یہ سرمہ خاص کر جن کی آنکھیں گرمی کی موسم میں دکھتی ہوں ان کیلئے بہت مفید و مجرب ہے۔

ترکیب استعمال صبح و شام دو وقت سلائی ڈالا کریں آٹھ روز کے استعمال کے بعد فائدہ ثابت نہ ہو تو سرمہ واپس کر کے قیمت واپس کر والیں۔

شہید مرحوم صاحبزادہ عبداللطیف کے حالات مصدل دو دو م ۲ر محصولڈاک ارکل ۲ر کے ٹکٹ بھیجدیں

سفوف اسل تجربیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے۔ سفوفی جمیع اعضاء و نافع ہے مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۸ر قسم دوم ۸ر فی تولہ۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری ۔ بادامی ۔ سیاہ اور سفید ہاشی ۔ ریشمی اور سوتی ۔ مصری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر
احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان پنجاب

قادیان میں جرمن کے

مشہور و معروف سیکروں کی کپڑے سینے کی مشین مختلف ڈرکوپ ۔ بعض ۔ گزر نقد قیمت پر ارزاں ملنے کا پتہ دریافت طلب امور کیلئے ۱ر کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ۔

حمایل شریف عجیب صنعت قابل دید ولائتی کاغذ پر ہے، ۔ صفحہ کی مجلد قیمت ۔

حمایل شریف عکسی مطبوعہ لندن مجلد تعداد صفحہ ۶۰۰ قیمت ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

نورالدین شیر محمد تاجران دارالامان قادیان

الخطبہ

ایک نوجوان احمدی صالح کنواری لڑکی قوم باشندہ سکنہ چک نمبر ۳۰ شاخ جنوبی ضلع سرگودہ کیلئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا صالح احمدی قوم باشندہ سے ہو۔ خط و کتابت بنام **محمد دین ولد سلطان** مرحوم سکنہ چک نمبر ۳۰ شاخ جنوبی ڈاکخانہ لالیاں ضلع سرگودھا

تجرید بخاری اردو

"صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے۔ مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں۔ پھر عن فلاں و عن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ کہ نوی صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علمائے عرب و شام نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائی ہیں۔ اسی در یکتا نو عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈمی کاغذ پر چھاپا گیا ہے جسے دیکھکر ظاہر بینوں کو حیرت ہو جاتی ہے۔ کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کیلئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ تمام فرمائشیں بنام

مولوی فیروزالدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل کٹڑہ مولی اشلوکہ کے نام آنی چاہئیں

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ میں گرفتاریاں کلکتہ ۲۳ جنوری - آج دہ پندرہ والنٹیر گرفتار کئے گئے۔ جو بکٹنگ کے کام میں مصروف تھے - ایک جلسہ عام میں کل ۴۷۳ گرفتاریاں کی گئی تھیں، تارکان موالات کی طرف سے ایک نوٹس شائع کیا گیا ہے جسمیں انہوں نے اس کا اعلان کیا ہے کہ کل ایک جلسہ اس غرض سے منعقد ہوگا کہ موپلوں کے بلووں کی سچائی اور نوعیت سے بحث کی جائے ÷

امرتسر میں گرفتاریاں امرتسر ۲۲ جنوری - ڈاکٹر سنت رام سنگھ سکریٹری سٹی کانگرس کمیٹی امرتسر نے مولوی محمد سلیمان غزنوی برادر مولوی داؤد غزنوی جو کہ خود پہلے گرفتار ہو چکے ہیں اور مولوی عبداللہ امام مسجد کو قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے ÷

وائسرائے سے ملاقات دہلی ۲۴ جنوری - کل وائسرائے نے لفٹنٹ کرنل شمشیر جنگ بہادر اور بریگیڈ جنرل بکرم بہادر آف نیپال سے ایک ساتھ ملاقات کی۔

کلکتہ میں گاؤکشی کی ممانعت کلکتہ ۲۰ جنوری سال کے جلسہ کارپوریشن میں ممبروں نے یہ تجویز منظور کر لی - کہ کلکتہ میں گاؤکشی موقوف کی جائے - یہ تحریک ۴ راؤں کی مخالفت اور ۱۸ راؤں کی موافقت سے پاس ہوئی ÷

کلکتہ میں ۱ جرمن معہ ۱۱ پستول گرفتار کلکتہ کی بندرگاہ میں ایک جرمن جہاز سے ۱ جرمن معہ ۱۱ پستولوں کے گرفتار کئے گئے ہیں - ان میں سے ایک گذشتہ جنگ میں لفٹنٹ کے عہدہ پر تھا - اور برطانیہ میں اسیر جنگ رہ چکا ہے ÷

بندے ماترم پریس کی ضمانت ضبط بندے ماترم پریس کے پرنٹر پنڈت گنگا سہائے نے دو ہزار کی جو ضمانت داخل کی تھی - آج ۲۷ جنوری کو اس کی ضبطی کا حکم دفتر میں پہونچایا گیا ہے، سنا گیا ہے - کانگرس پریس جس میں زمیندار شائع ہوتا ہے - اور چند دیگر مطابع کی بھی ضمانتیں ضبط ہوئی ہیں ÷

حجاز ریلوے کے متعلق سرکاری اعلان حکومت ہند نے یہ اعلان کر دیا کہ حجاز ریلوے کے فروخت کی خبر بالکل بے بنیاد ہے ÷

آفریدی تیراہ سے شدید برف باری اور شدت سرما کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں - زکاخیلوں نے اسسٹنٹ کرنل فائمس کے قاتل کو اپنے علاقہ سے جلاوطن کر دیا ہے بندوقیں جمع کی جا رہی ہیں ÷

سوراج کیلئے ۲۴ گھنٹے کا فاقہ حیدرآباد جیل کے قیدیوں نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک ہندوستان کو سوراج نہ مل جائے - وہ ہر اتوار کو ۲۴ گھنٹے تک فاقہ کشی کیا کرینگے

گورنمنٹ صوبجات متحدہ کی سختگیری (لکھنؤ ۲۶ جنوری) سر لوڈوک پورٹر نے آج کونسل میں اعلان کیا کہ حکومت نے آئندہ اتوار کو کمشنروں کا ایک جلسہ مدعو کیا ہے - جسمیں ان تدابیر پر غور کیا جائیگا - جو قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے متعلق کونسل کی منظور کردہ قرارداد کو فوری عملی جامہ پہنانے کے لئے ضروری ہوں ÷

ممالک غیر کی خبریں

فرانس اور جرمنی لنڈن ۲۰ جنوری - پیرس کا ایک بحری برقی پیام مظہر ہے۔ کہ موسیو پوئنکیئر نے اپنے بیان کے دوران میں ان معاہدات کی اہمیت پر زور دیا جنپر پورا پورا عمل کیا جائیگا - اور جنپر جرمنی نے فرانس وغیرہ کے ساتھ دستخط کئے ہیں - فرانس صرف اسی چیز کا مطالبہ کرتا ہے، جس کا وہ مستحق ہے۔

جرمنی کی ترقی برلن ۲۱ جنوری - سرکاری اعداد مظہر ہیں کہ گذشتہ سال جرمنی میں پبلک کمپنیوں نے ۱۹ ملیرڈ مارک سے زیادہ اپنے سرمایہ میں اضافہ کیا - جو ۱۹۱۳ء کی مشترکہ سرمایہ کی کمپنیوں کے تمام سرمایہ سے زیادہ ہے۔

انگلستان میں انفلوئنزا کا زور انگلستان میں انفلوئنزا کا بہت ہی زور و شور ہے - پچھلے ہفتہ کل انگلستان میں ۱۲۶۲ آدمی اس مرض سے ہلاک ہوئے علاوہ ان لوگوں کے جو نمونیہ اور دیگر پھیپڑے کے مرض میں مرے سن دار آدمی خاصکر اس مرض میں مبتلا ہو رہے ہیں - مثلاً لنڈن میں ۱۱۷ اشخاص ایسے مرے جن کی عمریں ۶۵ سال اور ۷۵ سال کے درمیان تھیں - لنڈن میں اس مرض کا بہت ہی زور و شور ہے جہاں ہر ہفتہ ایک ہزار آدمی مر رہا ہے ÷

ارمنوں کے لئے قومی وطن کا مطالبہ لنڈن ۲۱ جنوری - مشرق ادنیٰ کی آئندہ کانفرنس کا خیال رکھتے ہوئے برطانوی ارمن کمیٹی نے ڈرہم ونچسٹر، مانچسٹر کے اسقفوں کے دستخطوں سے سپریم کونسل کو ایک مراسلت روانہ کی ہے - جسپر مارکوئیس آف کریو لارڈ رابرٹ سیسل وغیرہ کے نام بھی ہیں - جسمیں مطالبہ کیا گیا ہے - کہ ارمنوں کے لئے ایک ایسے قومی وطن کا انتظام کیا جائے - جسمیں ترکوں کا دخل نہ ہو یہ بھی تجویز کیا گیا ہے - کہ ان تجاویز کو پورا کرنے کے لئے ایشیا کوچک میں یورپین قونصل مقرر کی جائیں - اور یورپین افسروں کے ماتحت جنڈارمہ مقرر کیا جائے ÷

وزیر اعظم ایران کا استعفیٰ (طہران ۲۰ جنوری) قوام السلطنہ وزیر اعظم ایران نے اپنی پالیسی پر مجلس شوریٰ ملی میں پے در پے حملوں کی وجہ سے وزارت عظمیٰ سے استعفا دیدیا ہے - شاہ ایران نے جدید وزارت مرتب کرنے کا فرض مشیر الدولہ کو سونپا ہے ÷

آئرلینڈ کی انجمن عالم لنڈن ۲۴ جنوری - آج پیرس میں آئرلینڈ کی انجمن عالم کا افتتاح ہوا جسمیں بیس دول کے نمائندے شامل ہوئے - جنمیں برطانیہ آئرلینڈ ممالک محروسہ برطانیہ ریاستہائے متحدہ اور چین کے نمائندگان بھی تھے - نمائندوں میں مسٹر ڈی ویلرا لارڈ میئر آف ڈبلن اور کارک مسز میری لک سوسائٹی کاؤنٹس مارکیوکز وغیرہ حضرات و خواتین شامل ہوئیں مسٹر ڈی ویلرا نے کہا کہ کانگرس کا منشا یہ ہے - کہ آئرلینڈ اور دیگر ممالک کے تعلقات وابستہ ہو جائیں - انہوں نے امید ظاہر کی کہ وہ ڈبلن میں تعلیم و کھیل وغیرہ کا سلسلہ شروع کرینگے ÷

کمپونڈری کے طالب علم کی ضرورت

نور ہاسپٹل میں کمپونڈری کا کام باقاعدہ ہوتا ہے - کئی ایک طلبار یہاں کام سیکھ کر باہر ملازم ہو گئے ہیں - اسوقت بھی ایک شخص کی جو ...

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)